سوال

(292) رضاعت کا ثبوت اور اس کے اثرات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔ زید کی زوجہ اپنے حین حیات میں خالد کی زوجہ سے کہا کرتی تھی کہ تمھارا لڑکا میری لڑکی کے ساتھ مل کر دودھ پی لیا کرتا ہے اس اثنا میں زید کی زوجہ مذکورہ نے قضا کی بعدہ زید نے چاہا کہ اپنی زوجہ متوفی کی لڑکی کی خالد کے لڑکے کے ساتھ کی نسبت کردے تب خالد کی زوجہ نے کہا کہ میرے لڑکے نے زید کی زوجہ کا دودھ پیا ہے اور خلفا کہتی ہوں کہ ایک بار خود بھی اپنے لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا ہے اور بھی دو عورتوں نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگوں نے بھی زید کی زوجہ متوفی سے اس کی حیات میں سنا ہے کہ خالد کے لڑکے نے میرا دودھ پیا ہے تو اب صورت مرقومہ بالا میں عورتوں کی گواہیاں معتبر ہوں گی یا نہیں اور خالد و زید کی اولاد میں باہم رضاعت تصور کی جائے گی یا نہیں اور در صورت رضاعت ہونے کے اگر زید اپنی کسی لڑکی کے ساتھ خود خالد مذکور کا نکاح کر دینا چاہے تو ہوسکتا ہے یا نہیں؟

2۔ عمرو کی تین بیبیاں ہیں ان میں سے ایک نے بکر کی لڑکی کو دودھ پلایا ہے تو اس صورت میں عمرو کی سب بیبیوں کی اولاد د بکر کی اولاد پر حرام ہو جائے گی یا جس عورت نے دودھ پلایا ہے اسی کی اولاد اور بکر کی اولاد میں رضاعت شمار کی جائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ اس صورت میں رضاعت ثابت ہے یعنی خالد کے جس لڑکے نے زید کی زوجہ کا دودھ پیا ہے وہ لڑکا زید کا اور زید کی اس زوجہ کا رضاعی بیٹا ہے اور زید کی اولاد کا رضاعی بھائی ہوگیا۔ ثبوت رضاعت کے لیے عورت کا بیان کافی ہے پس خالد کے جس لڑکے نے زید کی زوجہ کا دودھ پیا ہے اس لڑکے میں اور زید کی اولاد میں مناکحت جائز نہیں ہے اور یہ رضاعت خود خالد اور زید یا خالد و زوجہ زید و اولاد زید کی طرف متعدی نہیں ہے پس اگر زید خود خالد کے ساتھ اپنی کسی لڑکی کا نکاح کر دینا چاہے تو ہوسکتا ہے۔

"وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ: وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ قَدْ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي، فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ".[1] (اخرجہ البخاری)

(عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ انھوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کرلی تو ایک عورت آئی اس نے کہا میں نے تم دونوں (عقبہ اور اس کی بیوی ام یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دودھ پلایا ہے (یعنی یہ آپس میں بہن بھائی ہیں) انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا (تم اس کے ساتھ) کس طرح (تعلق زن وشو قائم کرسکتے ہو) حالانکہ یہ کہہ دیا گیا ہے (تم اس کے رضاعی بھائی ہو اور وہ تمھاری رضاعی بہن ہے؟

عقبہ نے اسے الگ کردیا اوراس نے ان کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرلیا)

"وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :((یحرم من الرضاعۃ مایحرم من النسب))

[2](متفق علیہ بلوغ المرام مطبوعہ دہلی ص75 واللہ اعلم بالصواب۔

(دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں)

2۔اس صورت میں عمرو کی سب بیٹیوں کی اولاد جو عمرو کے نطفے سے ہے۔بکراس اولاد پر حرام ہے جس نے عمرو کی کسی بی بی کا دودھ پیا ہے اسی طرح اگر عمرو کی اس بی بی کی جس نے بکر کی اولاد کو دودھ پلایا ہے اس قسم کی اولاد ہو جو عمرو کے سوا دوسرے شوہر کے نطفے سے ہو وہ بھی بکر کی اس اولاد پر حرام ہوگی کیونکہ اس صورت میں عمرو کی سب بیٹیوں کی اولاد مرقومہ بالا بکر کی اس اولاد کی رضاعی بھائی ہیں خواہ بطور عینی یا علاتی یا اخیافی اور بھائی بہن نسبی کسی طرح ہوں خواہ عینی یا علاتی یا اخیافی ان میں مناکحت حرام ہے پس اسی طرح رضاعی بھائی بہن میں بھی خواہ کیسے ہی ہوں مناکحت حرام ہوگی جیسا کہ گزر چکا ہے۔

((یحرم من الرضاعۃ مایحرم من النسب))[3](واللہ اعلم بالصواب)

---

[1]۔صحیح البخاری رقم الحدیث (2516)

[2]۔صحیح البخاری رقم الحدیث (2502) صحیح مسلم رقم الحدیث (1447)

[3]۔حوالہ بالا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:492

محدث فتویٰ